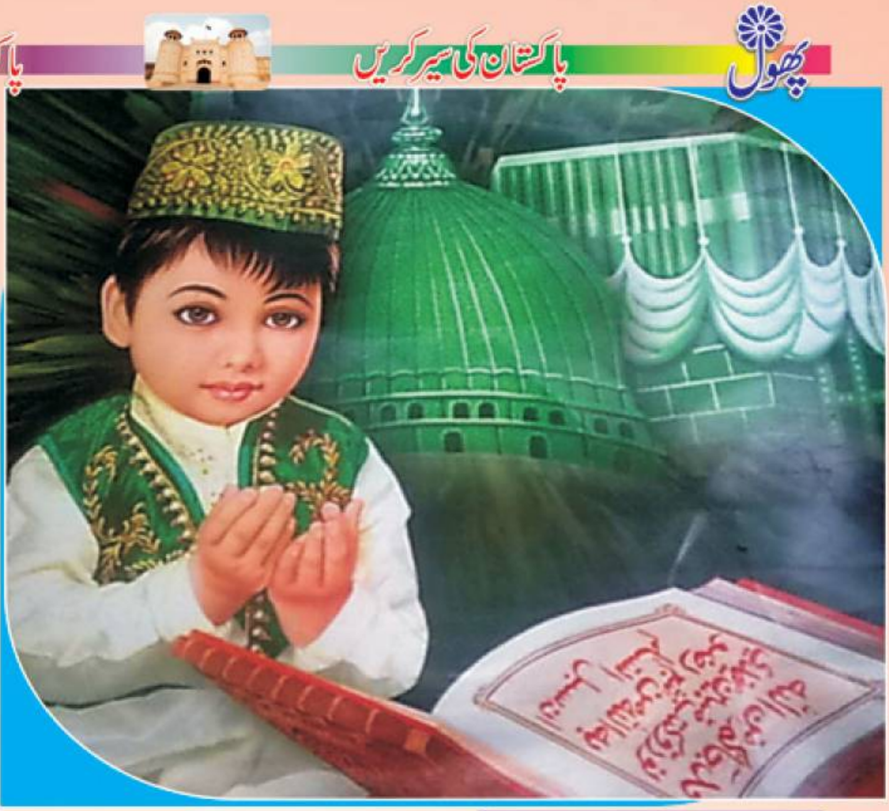


محمد عثمان عبدالحمید عطاری

رحمتوں بھرا مہینہ

# فضائل شعبان المعظم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے مہینے کے متعلق فرمایا۔ ”شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے“۔ سبحان اللہ! شعبان المعظم کے فضائل و برکات بے شمار ہیں لیکن مسلمانوں کے لئے اس کی فضیلت اتنی ہی کافی ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا مہینہ قرار دے دیا۔ سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ لفظ شعبان پانچ حروف کے متعلق نقل فرماتے ہیں کہ ”ش“ سے مراد ”شرف، ع سے مراد ”علوّ“ یعنی بلندی، ”ب“ سے مراد ”بِرّ“ یعنی احسان و بھلائی، ”ا“ سے مراد ”اُلفت“ اور ”ن“ سے مراد ”نور“ ہے۔ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس ماہ مبارک میں عطا فرماتا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، برکتوں کا نزول ہوتا ہے خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا مہینہ ہے۔ ماہ شعبان کی برکتیں بے شمار ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ”رجب اور رمضان کے بیچ میں یہ ماہ (شعبان) ہے۔ لوگ اس سے غافل ہیں، اس میں لوگوں کے اعمال اللہ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اس حال میں اٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں“۔ اللہ تعالیٰ اس سال میں مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے۔ اور شعبان المعظم کی پندرہویں تاریخ کا معاملہ نہایت نازک ہے۔ نہ جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے! بعض اوقات آدمی غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ ”غنیۃ الطالبین“ میں ہے ”بہت سے کفن دھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔ کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی قبریں کھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں لیکن وہ خوشیوں میں مست ہوتے ہیں۔ غرض کہ پندرہ شعبان کی رات برکتوں والی رات ہے لیکن اس میں موت کا کھٹکا ہے لہٰذا ہمیں ہرگز اس رات کو غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے۔ شعبان المعظم کی پندرہویں رات جسے شبِ برات کہتے ہیں، میں اللہ تعالیٰ مغفرت کے دروازے کھول دیتا ہے لیکن کچھ بدنصیب لوگ ایسے بھی ہیں جن کے لئے بجائے مغفرت کے نارِ جہنم ہے۔ چنانچہ کئی احادیث سے ثابت ہے کہ اس رات کو بھی درج ذیل افراد کی مغفرت نہ ہوگی۔

1۔ کافر، 2۔ عداوت والے، 3۔ رشتہ کاٹنے والے، 4۔ تکبر سے پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے، 5۔ والدین کے نافرمان، 6۔ عادی شراب نوش، 7۔ قاتل، 8۔ عُشّار (ظلماً محصول لینے والے)، 9۔ کاہن، 10۔ باجا بجانے والا، 11 تصویر بنانے والا، 12۔ چغل خور وغیرہ

اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ اگر درج بالا میں سے کسی بھی گناہ میں مبتلا ہوں تو شب برأت سے قبل توبہ کر لیں۔ اب ذرا اس رات کو کی جانے والی عبادات کا ذکر کیا جاتا ہے جو کہ باعثِ رحمت ہیں۔

1۔ قبل 14 شعبان کے غروب آفتاب سے، اپنے تمام صغائر و کبائر گناہوں سے توبہ کر لیں۔

2۔ اگر ہو سکے تو 14 شعبان کو روزہ رکھ لیا جائے کہ عمل نامے کا آخری عمل روزہ ہو۔

3۔ مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت نفل ادا کریں۔ پہلی دو رکتوں سے قبل یہ نیت کریں ”یا اللہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازئ عمر بالخیر عطا فرما“۔ دوسری دو

**شعبان المعظم کے فضائل و برکات بے شمار ہیں۔**

**اس رات آتشبازی کرنا سخت گناہ ہے۔**

**اگلے سال کا حساب اس ماہ لکھ دیا جاتا ہے**

رکعتوں سے پہلے یہ نیت کریں۔ ''یااللہ ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما'' اور تیسری دو رکعتوں کے لئے یہ نیت کیجئے ''یااللہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ فرما۔''

انشاءاللہ ان اعمال سے آپ کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔ شب برأت کی فضیلت کے متعلق تفسیر روح البیان میں ہے ''حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ شبِ برأت کو مصروف عبادت تھے۔ سر اٹھایا تو ایک سبز پرچہ ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا تھا۔ اس پر لکھا تھا ''خدائے مالک و غالب کی طرف سے یہ جہنم کی آگ سے آزادی کا پروانہ ہے جو اس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے''۔

سبحان اللہ! اس حکایت سے جہاں امیر المومنین سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اظہار ہے وہیں شب برأت کی رفعت و شرافت کا ظہور ہے۔ شب برأت کا مطلب ہی ''جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے آزادی کی رات'' ہے۔ افسوس کہ شبِ برات تو نارِ جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے لیکن مسلمانوں خصوصاً بچوں کی ایک بڑی تعداد آگ کا سامان خریدتی ہے اور پٹاخے وغیرہ چھوڑ کر اس مقدس رات کا تقدس پامال کرتی ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمتہ اللہ المنان فرماتے ہیں۔ ''اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی محرومی کی بات ہے۔''

آتشبازی کے متعلق مشہور ہے کہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو نمرود کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف پھینکے۔'' گویا اس سے ثابت ہوا کہ آتش بازی نمرود کی ایجاد ہے۔ شرعی طور پر بھی آتش بازی چونکہ مال کا ضیاع اور اسراف ہے نیز اس سے جان و اموال کی بربادی ہوتی ہے اس لئے یہ سخت حرام ہے اور قانونی طور پر بھی آتشبازی منع ہے۔

تو پھر کیوں پھول ساتھیو! آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ اس برکت بھری رات میں آتشبازی وغیرہ کر کے اللہ کو ناراض کریں گے یا پھر خوب عبادت کر کے اللہ کو راضی کریں گے۔ دونوں راستے آپ کے سامنے ہیں۔ اب آپ کا کیا فیصلہ ہے؟

(بحوالہ: آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ۔ از حضرت علامہ مولانا الیاس قادری)